جلد ۵۲/۱۷ | ۱۶ امان ۱۳۴۲ ہش | ۱۹ شوال ۱۳۸۲ھ | ۱۶ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۶۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵ مارچ بوقت ۸½ بجے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کو نصیحت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

عنقریب ایک دوسرے کے بعد میٹرک اور انٹرمیڈیٹ اور بی۔اے اور ایم۔اے کے امتحانات شروع ہونے والے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ احمدی بچوں کو اعلیٰ کامیابی عطا کرے اور وہ امتحان میں ایسا امتیاز حاصل کریں جو احمدیت کی شان کے شایان ہے۔ احمدی بچوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے بڑی بڑی بشارتیں دے رکھی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ میری جماعت کے لوگوں کو علم اور معرفت میں اتنی ترقی دے گا کہ وہ ساری دوسری قوموں کا منہ بند کر دیں گے۔

لیکن جیسا کہ سنتِ الٰہی سے ثابت ہے خدا کے سارے کام تدریجی ہوا کرتے ہیں۔ شروع میں ایک حقیر سا بیج بنتا ہے۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ ترقی کر کے ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے۔ مگر چونکہ ہر تقدیر کے ساتھ تدبیر کا لازمہ ضروری ہے اس لئے احمدی بچوں کو چاہیئے کہ محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی کے ذریعہ اپنے لئے ترقی کا رستہ کھولیں اور امتحانوں میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو شخص کوشش کرتا ہے اور کوشش بھی صحیح طریق پر کرتا ہے وہ ضرور اللہ تعالےٰ کی نصرت سے حصہ پالیتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی گئی ہے احمدی بچے خاص کوشش اور توجہ اور محنت سے کام لیں۔

ہمارے بچوں کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے کے لئے جہاں مطالعہ اور محنت اور عرق ریزی کی ضرورت ہے وہاں مندرجہ ذیل باتیں بھی کامیابی کا رستہ کھولنے میں خاص اثر رکھتی ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ امتحان میں ان باتوں کو ملحوظ رکھیں:-

(اوّل) ہر پرچہ کرتے ہوئے دل میں دعا کر کے شروع کریں۔ دعا سے انسان کے دل میں نہ صرف تقویت پیدا ہوتی ہے بلکہ اسے خدا کی نصرت سے بھی حصہ ملتا ہے جو ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔

(دوم) خط حتی الوسع صاف اور ستھرا لکھا جائے۔ تاکہ ممتحن کے دل پر اچھا اثر پیدا ہو۔

(سوم) پورا وقت لے کر امتحان کے کمرہ سے نکلا جائے اور اگر جوابات وقت سے پہلے ختم ہو جائیں۔ تو بقیہ وقت سوچنے اور جوابات کو بہتر بنانے میں خرچ کیا جائے۔

(چہارم) نظر ثانی ضرور کی جائے تاکہ اگر بے احتیاطی سے کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اسے درست کیا جا سکے۔ جو امیدوار نظر ثانی نہیں کرتے اور جلدی جلدی پرچہ لکھ کر نظر ثانی کے بغیر امتحان کے کمرہ سے نکل جاتے ہیں وہ بڑا نقصان اٹھاتے ہیں۔

یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ کچھ عرصہ سے ہماری جماعت کے بچوں اور بچیوں کے نتائج بہت اچھے نکل رہے ہیں۔ اور ان کا معیار دن بدن بلند ہوتا جاتا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام والی بشارت حاصل کرنے کے لئے میں کہتا ہوں کہ:-

"نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"

والسّلام۔ خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴/۳/۶۳

مکرم مقبول احمد صاحب اور مکرم ابو طالب صاحب

۱۶ مارچ کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح اور مکرم ابو طالب صاحب افریقن اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر بیرون پاکستان جانے کی غرض سے مورخہ ۱۶ مارچ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ربوہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کہنے کے لئے سٹیشن پر تشریف لائیں۔ (نائب وکیل التبشیر ربوہ)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۵ مارچ (۹ بجے صبح) کل صبح سے ہی یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود تھا اور مغرب کے بعد ہلکی بارش بھی ہوئی۔ آج صبح ۷½ بجے سے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔ اور فضا میں خنکی بڑھ گئی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کی سالانہ کھیلیں اور تقسیم انعامات

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا طلبہ سے پُر اثر خطاب

ربوہ ۱۵ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا اٹھارواں سالانہ کھیلوں کا مقابلہ اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ دو روز جاری رہنے کے بعد کل ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء شام ۵ بجے اختتام پذیر ہو گیا۔ کالج کا کھیل کا میدان رنگا رنگ کے کپڑے اور کاغذی جھنڈیوں اور طغروں سے سجایا گیا تھا۔ طلباء کالج اور اساتذہ کے علاوہ ہائی سکول کے طلبہ اور دیگر شائقین نے مقابلہ جات کو گہری دلچسپی اور جوش و خروش کے نعروں کے ساتھ دیکھا۔ آلۂ مکبر الصوت سے تمام پروگرام خوش اسلوبی سے نشر ہوتا رہا۔ چونکہ دوڑوں اور چھلانگوں کے فائنل مقابلے تھے۔ اس لئے صبح سے شام تک کھلاڑیوں اور ان کے ساتھیوں نے دلجمعی سے کھیلوں میں حصہ لیا۔ شام کو ۵ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تقسیم انعامات کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو رشید احمد صاحب جاوید بی۔اے آنرز نے کی۔ اس کے بعد محمد احمد صاحب اتری ۱۰ ڈی۔پی۔ای

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ مارچ ۶۳

جمہوریت اور نظریاتی تحریک

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے "پرانی سیاست گری خوار ہے" کے زیر عنوان جو ادارتی مقالہ سپرد قلم کیا ہے اس کی قسط مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۳ء میں یہ کہا تھا کہ

"جمہوریت کے کیمپ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو جمہوریت کو اپنے نصب العین (اسلامی نظام) کے لئے لازمی قرار دیتے ہیں لیکن اپنی تنظیم کے دروازے جمہور پر کھولنے کی جگہ اپنی ارکان کو (ریلوے مسافروں کی طرح) درجہ بندی ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ ملک میں بالغ رائے دہندگی چاہتے ہیں لیکن اپنی جماعت کی صفوں میں ہر بالغ کو بے روک ٹوک آنے کی اجازت نہیں دیتے۔ انہوں نے اپنے ہم خیال آزاد ارکان اور جماعتوں کے ساتھ مل کر قومی اسمبلی میں ایک "اسلامی جمہوری محاذ" بھی بنایا ہے لیکن جس مقصد کے لئے وہ ایوان میں اشتراک عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں اس کے لئے عوامی میدان میں ایک دوسرے کی طرف دست تعاون نہیں بڑھاتے۔"

اس پر محمد یعقوب طاہر صاحب (۵۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور) نے جماعت اسلامی کے موقف کے متعلق ایک وضاحتی مضمون "نوائے وقت" کی اشاعت ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء میں شائع کروایا ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں اس وضاحت سے قطعاً کوئی تسلی نہیں ہوئی اور نہ یہ سمجھ آئی ہے کہ طاہر صاحب نے کس امر کی وضاحت کی ہے۔ سوال تو یہ تھا کہ آج کل جماعتِ اسلامی کے امیر جمہوریت پر بڑا زور دے رہے ہیں اور ملک میں بالغ رائے دہندگی چاہتے ہیں مگر اپنی پارٹی میں داخلہ کے لئے خود اس اصول پر کاربند نہیں۔ اور انہوں نے اپنی جماعت میں ارکان کی درجہ بندی کر رکھی ہے۔ کیا اس کا صاف یہ مطلب نہیں کہ اگر خدانخواستہ جماعتِ اسلامی ملک کے اقتدار پر قابض ہو جائے تو حکومت کے تمام کلیدی عہدے صرف درجہ خاص کے ارکان کے لئے مخصوص ہوں گے اور باقی درجوں والے ارکان یا تو بالکل محروم رہیں گے اور یا ان اوصاف کو حاصل کر کے جو درجہ خاص کے ارکان کے لئے ضروری ہیں کوئی ایسا عہدہ حاصل کر سکیں گے جس کا سرٹیفکیٹ امیر جماعت دیں گے۔

مسٹر طاہر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ خواہ استحکام تنظیم کے لئے کتنا ہی معقول کیوں نہ ہو وہ اس بات کا جواب نہیں ہے کہ جب جماعت کے ارکان میں درجہ بندی کا اصول ہے تو اس کو جمہوری نظام کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ چونکہ جماعتِ اسلامی کا دعویٰ ہے کہ وہ اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ خاص درجہ کے ارکان کے لئے مودودی صاحب کے نظریہ اسلام کا خاص معیار قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس کی وضاحت ہم کو کسی قدر مودودی صاحب کی تصنیف سیاسی کشمکش حصہ سوم کے آخری صفحات میں ملتی ہے۔ یہاں اس کو نقل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ یہاں صرف اس قدر جان لینا کافی ہے کہ بعض باتیں ہیں جو خاص ارکان میں پائی جانی ضروری ہیں۔ اگر وہ باتیں نہ ہوں تو کوئی شخص اسلامی جماعت کا خاص رکن نہیں بن سکتا۔

ایسی صورت میں لازمی ہے کہ اگر یہ پارٹی خدانخواستہ برسر اقتدار آ جائے تو یہ اقتدار صرف خاص ارکان تک ہی محدود رہے گا۔ کیونکہ جو شخص ان اوصاف کے بغیر پارٹی کا خاص رکن نہیں بن سکتا وہ ایسے اقتدار میں بھی شریک نہیں ہو سکتا جو ان اصولوں کو قائم کرنے کے لئے حاصل کیا گیا ہے جس کے مطابق ارکان کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ لازماً برآمد ہوتا ہے کہ ایسی پارٹی جو حکومت قائم کرے گی اس کو قطعاً جمہوری نہیں کہا جا سکتا۔ یہاں سوال کسی کام کی قابلیت کا نہیں ہے جو ذاتی اور انفرادی چیز ہوتی ہے یہاں سوال جماعت کے اندر ایک خاص نظریاتی درجہ بندی کا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ درجہ دوم اور درجہ سوم کے ارکان کا کام صرف یہ ہے کہ وہ درجہ خاص کے ارکان کا تتمہ بن کر رہیں جب تک وہ درجہ خاص کے حقوق کے لئے پارٹی کے لیڈر کے معیار کے مطابق پورے نہ اتریں ان کو اقتدار میں کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

جمہوریت کا طریق تو یہ ہے کہ جو شخص پارٹی کے قواعد کو تسلیم کر لیتا ہے وہ پارٹی کا رکن بن جاتا ہے اور اگر اس میں کسی حکومتی کام کی قابلیت موجود ہو تو وہ ایسا کام حاصل کر سکتا ہے جب ایک شخص کسی جمہوری پارٹی کے حق میں اپنی رائے دہندگی کی قوت استعمال کر سکتا ہے اور پارٹی کے پروگرام کو تسلیم کر لیتا ہے تو اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ حاصل کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ اس کا ووٹ ہی اس کے لئے راہداری بن جاتا ہے۔ وہ اس کام کی اہلیت پیدا کر کے اس کو حاصل کرنے کا ہر طرح سے حقدار ہے لیکن جس پارٹی میں ارکان کی درجہ بندی کسی نظریہ کے پیش نظر کی گئی ہو نرا ووٹ اور ذاتی قابلیت اس کے لئے راہداری کا کام نہیں دے سکتے بلکہ اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ رکنی درجہ میں بھی امیر جماعت سے سرٹیفکیٹ حاصل کرے۔

ایسے اصول قطعاً جمہوری نظام کی خصوصیات میں داخل نہیں۔ البتہ اشتراکی یا فاشستی کلیاتی نظاموں کی خصوصیت ہوں تو ہوں اور حقیقت بھی یہ ہے کہ مودودی صاحب (جو فی الحقیقت اپنی ذات میں جماعت اسلامی ہیں) اس وقت جو جمہوریت پر زور دے رہے ہیں یہ محض ابن الوقتی ہے اور ہاتھی کے محض دکھانے کے دانت ہیں۔ مودودی صاحب نے واضح طور پر اپنی تحریرات میں اس کا اعلان کیا ہوا ہے کہ اسلامی نظام چونکہ ایک نظریاتی نظام ہے اس کو جمہوریت سے نہیں بلکہ اشتراکی اور فاشستی کلیاتی نظریاتی نظاموں سے مماثلت ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس نوعیت کا اسٹیٹ ظاہر ہے کہ اپنے عمل کے دائرہ کو محدود نہیں کر سکتا۔ یہ ہمہ گیر اور کلی اسٹیٹ ہے اس کا دائرہ عمل پوری انسانی زندگی پر محیط ہے۔ یہ تمدن کے ہر شعبے کو اپنے مخصوص اخلاقی نظریہ اور اصلاحی پروگرام کے مطابق ڈھالنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی شخص اپنے کسی معاملہ کو پرائیویٹ اور شخصی (PERSONAL) نہیں کہہ سکتا۔ اس لحاظ سے یہ اسٹیٹ فاشستی اور اشتراکی حکومتوں سے ایک گونہ مماثلت رکھتا ہے۔"

(اسلام کا نظریہ سیاسی)

آیئے اب ایک دوسرے نقطہ نظر سے اس مسئلہ پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ مودودی صاحب اس پردے میں مسلمانوں کو کیا دھوکا دے رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ خاص درجہ کے ارکان وہی ہو سکتے ہیں جو مودودی صاحب کے نظریہ اسلام کو تسلیم کرتے ہوں اور اس نظریہ کے مطابق اسلام پر عمل کرتے ہوں۔ لیکن جو اس معیار پر پورے نہیں اترتے وہ خاص ارکان میں شامل نہیں ہو سکتے وہ صرف متفقین کے زمرہ میں رہتے ہیں۔ متفقین کا زمرہ وہ ہے جو مودودی صاحب کے جاری کردہ ایک عہد نامہ پر دستخط کر دیتا ہے جس میں مجملاً یہ بیان کیا گیا ہوتا ہے کہ میں پاکستان میں اسلامی نظام چاہتا ہوں۔ اب یہ ایک نہایت فریب کارانہ طریق ہے جو مودودی صاحب نے اختیار کر رکھا ہے۔ دنیا میں کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا جو یہ کہے کہ میں اسلامی نظام نہیں چاہتا۔ لیکن اگر کسی کے سامنے مودودی صاحب کا نظریہ اسلام صاف طور پر پیش کیا جائے تو ہمیں یقین ہے کہ سو فیصد متفقین اپنا عہد نامہ واپس لے لیں۔ کیونکہ شاید ہی کوئی ہوگا جو مودودی صاحب کے نظریہ اسلام سے متفق ہو۔ آپ پر ملک کے جید علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا ہوا ہے۔ اور اس فتویٰ کی بنیاد بعض ٹھوس قرآنی اور سنت کے اختلافات پر ہے۔ یقیناً صد فی صد متفقین ایسے ہیں جن کو اس حقیقت سے ناواقف رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے نظریہ اسلام کی تمام تفصیلات اور اس کے مضمرات کو ان لوگوں کے سامنے رکھیں تو صد فی صد آپ سے برگشتہ ہو جائیں گے

یہ ہم کوئی قیاساً نہیں کہہ رہے۔ بھولے بھالے عوام کو چھوڑیئے آپ دیکھیں گے کہ ماضی میں مودودی صاحب نے کئی ایک معاملات میں علماء سے مل کر بعض کام کئے ہیں مگر ان سب کا نتیجہ بلا استثنا بعد میں سخت اختلافات کی صورت میں نکلا ہے۔ ہم یہاں مودودی صاحب کی ذاتی فسطائی ذہنیت کا ذکر نہیں کر رہے جس وجہ سے بڑے بڑے اہلِ علم حضرات آپ سے بدظن ہو ہو کر جماعتِ اسلامی کو خیرباد کہہ چکے ہیں بلکہ ہم یہاں آپ کے خاص نظریۂ اسلام کو لے رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں آپ ایک خاص مکتب فکر یا عام زبان میں خاص فرقہ کے بانی ہیں اور ماضی کے واقعات واضح کرتے ہیں کہ دوسرے فرقوں سے آپ دیرپا عملی اتحاد نہیں کر سکتے محض اجمال کے طور پر تو شاید سب لوگ اسلامی نظام کے نعرہ پر لبیک کہنے کو تیار ہو جائیں لیکن جب مودودی صاحب کے مخصوص نظریہ اسلام کو لیا جائے تو چند حاشیہ برداروں کے سوا جن کو خاص ارکان کہہ لیجئے آپ سے شاذ ہی کوئی اہل علم حضرات اتحاد کرنے کو تیار ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہر ایسی کوشش میں ناکامی ہوئی ہے جو آپ نے دوسرے گروہوں سے اتحاد کے لئے کی ہے۔

(باقی)

شذرات

احیائے اسلام کی کوششیں کیوں کامیاب نہیں ہوتیں؟

ہفت روزہ المنبر لائل پور کے مدیر محترم نے مؤتمر عالم اسلامی کے قائد اور مصر کے الاخوان المسلمون کے ممتاز رہنما "الاستاذ کامل شریف" سے ایک انٹرویو لیا تھا جو حال ہی میں المنبر کے "سعودی عرب نمبر" میں شائع ہوا ہے اس انٹرویو میں ایک سوال یہ کیا گیا تھا کہ

"اس سوال کا جواب آپ کے پاس کیا ہے کہ آج تک علمائے اسلام کی جتنی کوششیں احیائے اسلام کے لئے ہوئی ہیں وہ سب ناکام رہی ہیں ..... بطور مثال میں آپ کی جماعت "الاخوان المسلمون" لیتا ہوں یہ عظیم جماعت باہمی اختلافات کی نذر ہوئی اور آخر میں جمال عبدالناصر نے اسے تباہ کر دیا"

اس سوال کے جواب میں الاستاذ کامل شریف نے فرمایا:-

"یہ بات بڑی حد تک درست ہے کہ اسلامی جماعتیں باہمی انتشار کا شکار بھی ہوئی ہیں اور مسلم حکمرانوں کے ہاتھوں بھی انہیں شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں لیکن نتائج کو صحیح طور پر متعین کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ٹھیک ٹھیک تجزیہ کر کے معلوم کریں کہ اس میں خود جماعتوں کی غلطیوں کو کتنا دخل ہے اور جو دعوت یا مقصد لے کر یہ جماعتیں آئیں اس کی وجہ سے انہیں کتنا نقصان پہنچا۔

بطور مثال آپ نے اخوان کا ذکر کیا ہے اخوان نے جو دعوت پیش کی تھی وہ بالکل درست تھی ..... لیکن اخوان سے ایک فاش غلطی ہوئی اور وہ تھی معرکۂ سیاست میں پوری طرح سرگرم عمل ہو جانا حالانکہ یہ وقت اس کے لئے موزوں نہ تھا اور نہ ہی اخوان اس معرکہ کے لئے تیار تھے سیاست میں اس قبل از وقت مداخلت نے اخوان کو تباہ کر دیا .....

اس تجزیہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ خرابی اس مقصد اور دعوت میں نہیں ہے جو یہ جماعتیں لیکر اٹھتی ہیں بلکہ ناکامی کا اصل سبب ان جماعتوں اور ان کے قائدین کی اپنی غلطیاں ہیں۔"

(المنبر سعودی عرب نمبر صفحہ ۳۸-۳۹)

الاستاذ کامل شریف نے مسئلہ کا جو تجزیہ کیا ہے وہ اس حد تک تو صحیح ہے کہ جو جماعتیں احیائے اسلام کے مقصد کو لیکر اٹھیں ان کی ناکامی کا موجب ان کا یہ مقصد نہ تھا بلکہ وہ طریق کار تھا جسے انہوں نے اختیار کیا مگر اس طریقِ کار کی غلطی کو خود اخوان کے اس راہنما نے بھی پوری طرح نہیں سمجھا کیونکہ بقول ان کے اخوان "سیاست میں قبل از وقت مداخلت" کی وجہ سے تباہ ہوئے گویا ان کے نزدیک احیائے اسلام کی خاطر سیاست میں حصہ لینا تو بہر حال ضروری ہے مگر اخوان نے "قبل از وقت" سیاست میں حصہ لینے کی غلطی کی۔ حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ قبل از وقت یا بعد از وقت کا سوال ہی نہیں ہے۔

جو جماعت بھی دین کے نام پر سیاست اور حصول اقتدار کو اپنا مقصد بنائے گی وہ اپنے دعویٰ احیائے اسلام میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ بنیادی غلطی ہے جو مصر کے الاخوان المسلمون نے کی اور اس کا اس نے خمیازہ بھی بھگت لیا اور اب اسی خطرناک غلطی کا اعادہ پاکستان میں جماعت اسلامی کر رہی ہے حق یہ ہے کہ اس بنیادی غلطی سے اگر اللہ تعالیٰ نے کسی جماعت کو محفوظ رہنے کی توفیق دی ہے تو وہ صرف جماعتِ احمدیہ ہے جس کے ذریعہ اس زمانہ میں احیائے اسلام ازل سے مقدر ہے ؎

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

موجودہ دورِ حریت اور عقیدہ قتلِ مرتد

مسلک اہل حدیث کا ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور عراق کے حالیہ خونریز انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"واقعہ یہ ہے کہ حکمرانوں اور بادشاہوں کی تاریخ تلوار کے قلم اور خون کے حروف کے ساتھ لکھی جاتی ہے یہ جس خنجر کے ساتھ دوسروں کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ اسی خنجر کی تیزی خود ان کی گردن پر آزمائی جاتی ہے اور انہیں فنا کی وادی میں دھکیل دیا جاتا ہے — کاش یہ دنیا کے بدلے ہوئے حالات سے سبق حاصل کریں اور جمہوریت کی مسلّمہ قدروں کو پہچان کر عوام کو وہ حقوق عطا کریں جو اس دورِ حریت و آزادی کا لازمی حصہ ہیں ..... جو حکمران عوام کے مسائل کو موضوعِ فکر بنانے کی بجائے اپنے اقتدار کی مسندوں کو محفوظ رکھنے اور دوسروں کو ختم کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں عوام ان سے قطعاً کوئی دلچسپی نہیں لیتے ڈنڈے کے زور سے وہ بے شک کچھ کہہ نہ سکیں مگر اندر سے وہ ان کی مخالفت کرتے ہیں!"

(الاعتصام ۱۵ر فروری ۶۳ء)

جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل بجا اور درست ہے معاصر نے موجودہ بدلے ہوئے حالات کی جن "مسلمہ قدروں" کا ذکر کیا ہے واقعی ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے لیکن سبق حاصل کرنے کی نصیحت دوسروں کے لئے ہی ضروری نہیں خود اپنے افکار و نظریات کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے —— مثلاً جو لوگ قتلِ مرتد کا سراسر غیر اسلامی عقیدہ اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ عقیدہ موجودہ دورِ حریت اور جمہوریت کی مسلّمہ قدروں کے مطابق ہے؟ اگر ایک شخص کا ضمیر ہی مطمئن نہیں تو بالفاظ اعتصام "ڈنڈے کے زور سے" اسے دائرۂ اسلام میں رہنے پر مجبور کرنا کہاں کی جمہوریت اور حریت ہے؟

۱۸۵۷ء کے بعد انگریزوں کا رویہ

نوائے وقت لاہور کے عید الفطر نمبر میں ملا واحدی صاحب کا ایک مضمون "جامع مسجد دہلی میں نماز عید" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے اس میں وہ ۱۸۵۷ء کے بعد کی عید کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"مسلمان ۱۸۵۷ء کے بعد اتنے بدحال نہیں تھے جتنے ۱۹۴۷ء کے بعد سے ہیں۔ امراء کے پاس اندوختہ تھا اور غرباء کے ہاتھ میں ہنر تھا اور سستا سماں تھا۔ پھر انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کے بعد اس قدر اچھا رویہ رکھا تھا کہ خود بھولے ہوں یا نہ بھولے ہوں ہندوستانیوں کے دلوں سے ۱۸۵۷ء کے واقعات بھلا دیئے تھے ملکہ وکٹوریہ کے عہد کی یاد آج بھی بے اختیار کہلوا دیتی ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کا عہد نہایت بابرکت تھا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد کی مذکورہ بالا عید وکٹوریہ کے عہد کی عید تھی یہ بہار عید!"

(نوائے وقت ۲۶ر فروری)

اس حوالہ میں ملا واحدی صاحب نے ۱۸۵۷ء کے بعد کے ایام میں انگریزوں کے رویہ کی تعریف کی ہے اور ملکہ وکٹوریہ کے عہد کی انگریزی حکومت کو "نہایت بابرکت" قرار دیا ہے۔

سکھوں کے عہد کی طوائف الملوکی اور مظالم کے بعد انگریزی حکومت کے قیام کا جب بھی ذکر ہوا اکثر ان کے عہد کی تعریف کی جاتی ہے لیکن عجیب بات ہے کہ جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان کے اسی رویہ کی تعریف فرمائیں تو مخالفین فوراً اعتراض کر دیتے ہیں کہ انگریزوں کی کیوں تعریف کی گئی + (شیخ خورشید احمد)

"تحریک وصیّت"

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں؟ تب خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں؟ ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے۔ اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر مئی ۱۹۲۸ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زندگی بخش پیغام

● حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مردوں کے لئے زندگی بخش پیغام ہیں — اور —

● آپ الفضل کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ● آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تفسیر حقیقت نبوت پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(قسط نمبر ۱۵)

گواہی کی حقیقت

جناب مصری صاحب نے اپنے مضمون میں اس گواہی کا بھی ذکر کیا ہے جو جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے ستر آدمیوں سے دلائی تھی۔ گواہی کے الفاظ یہ تھے کہ "کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت اقدس نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کی۔"

شہادت کا جواب

اس کے جواب میں عرض ہے کہ (اوّل) اس گواہی کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ مثبت پہلو پر مشتمل نہیں بلکہ ایک منفی امر کی گواہی ہے۔ منفی گواہی عدم علم کی بنا ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ اثباتی پہلو پر مشتمل شہادت کے مقابلہ میں خواہ وہ ایک ثقہ آدمی کی طرف سے ہو ہزار ایسے گواہوں کے مقابلہ میں زیادہ قابل قبول ہو گی جو منفی امر کے متعلق گواہی دیتے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ان لوگوں کو بغور حضرت اقدس کی کتب پڑھنے کا موقعہ ہی نہ ملا ہو اور نہ آپ کی صحبت میں آپ کے ان ملفوظات کے سننے کا موقعہ ملا ہو جن میں آپ نے اپنی نبوت کو واضح طور پر پیش کیا۔

(دوم) چونکہ ان ستر آدمیوں سے یہ منفی شہادت ان کے الگ پارٹی بن جانے کے بعد حاصل کی گئی ہے اسلئے یہ پارٹی فیلنگ کا شبہ بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے۔

(سوم) شہادت کے جو الفاظ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے تجویز کردہ ہیں وہ بھی ایک غلط فہمی پر مشتمل ہیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ ہرگز نہیں کہا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ نبوت میں تبدیلی کی ہے بلکہ آپ کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ تبدیلی تعریفِ نبوت میں ہوئی ہے نہ کہ آپ کے دعویٰ کی کیفیت میں۔ آپ کے دعویٰ کی کیفیت شروع سے آخر تک یکساں رہی ہے یہ کہ آپ خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہیں اور وہ آپ کو کثرت سے اہم امورِ غیبیہ پر اطلاع دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے آپ کا نام نبی رکھا ہے۔ اس کیفیتِ دعویٰ کا نام آپ نے ایک وقت تک معروف اسلامی تعریفِ نبوت بالمقابل جزئی نبوت اور محدثیت رکھا تھا اور تعریفِ نبوت میں تبدیلی پر اسکی تاویل جزئی نبی اور محدث ترک فرما دی تھی اور پھر کبھی اپنے تئیں جزئی نبی یا اپنی نبوت کو محدثیت تک محدود قرار نہیں دیا تھا۔ آپ کے دعویٰ میں معنوی طور پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جو تبدیلی ہوئی ہے وہ صرف تاویل میں ایک لفظی تبدیلی ہوئی ہے اس کے باوجود پہلی معروف اصطلاح کے بالمقابل بعد میں بھی آپ نے اپنے متعلق یہ کہا ہے کہ آپکو نبی کا نام مجاز کے طریق پر دیا گیا ہے تا غیر احمدی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ آپ تشریعی اور مستقلہ نبوت کے مدعی ہیں۔ گو ترمیم شدہ تعریفِ نبوت کے مطابق آپ شروع دعویٰ سے ہی واقعی نبی تھے۔ پس ان ستر آدمیوں کی گواہی کے الفاظ جن پر ان سے دستخط لئے گئے ہیں خود غلط فہمی پر مبنی تھے۔ اس گواہی کی ہمارے نزدیک ان خامیوں کی وجہ سے جو اس میں پائی جاتی ہیں کوئی حیثیت نہیں کیونکہ ان کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات مسئلہ نبوت میں تبدیلی عقیدہ پر روشن دلیل ہے۔ لہٰذا ہم ان لوگوں کی منفی شہادت پر ان تحریرات کے مقابلہ میں کیا اعتبار کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں دی گئی چند شہادات

اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دی گئی چند مثبت شہادتیں پیش کرتا ہوں:۔

پہلی شہادت

پہلی شہادت خود جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی ہے۔ جناب مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مولوی کرم دین جہلمی کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف استغاثہ میں بطور گواہ پیش ہو کر عدالت میں باقرار صالح یہ بیان دیا تھا کہ:۔

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے
مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہیں۔"

یہ شہادت مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے عدالت میں دی تھی۔ پس اس وقت وہ آپ کو مدعیِ نبوت یقین کرتے تھے۔ اور عرف میں جب کوئی کسی کو مدعی نبوت کہے تو وہ اسکے نزدیک غیر نبی ہونے کا دعویٰ دار نہیں ہوتا بلکہ واقعی نبی ہونے کا دعویٰ دار ہوتا ہے۔

دوسری شہادت

دوسری شہادت بھی خود مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی ہے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں خواجہ غلام الثقلین صاحب سے تحریری بحث میں بھی صاف لکھا ہے کہ خواجہ غلام الثقلین صاحب ایک مدعیِ نبوت کے خلاف میدان میں نکلے ہیں۔ اور مدعی نبوت سے مراد آپ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ خواجہ غلام الثقلین صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے بیان پر جو جرح کی تھی اسکے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے لکھا تھا کہ:۔

"چار باتیں خواجہ غلام الثقلین نے آیت انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا کے ان معنوں کی تردید میں جو ہم نے بیان کئے پیش کی ہیں۔ (۱) شیطان نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سب کو گمراہ کرے گا شیطان اپنے خیال میں سچا ہو گیا (۲) قوم فرعون ان (بنی اسرائیل) کے شیر خوار بچوں کو قتل کر رہی تھی۔ (۳) مسیح مصلوب ہوئے (۴) خلفاء اربعہ اور سبطین میں سے منجملہ چھ کس کے پانچ نفس دشمنوں کے ہاتھوں سے ہلاک ہوئے۔ بحث تو یہ تھی سچے اور جھوٹے مدعی نبوت میں امتیازی نشان قرآن کریم نے کیا قرار دیا ہے اب خواجہ غلام الثقلین خود ہی بتائیں کہ ان پیش کردہ امور میں سے سوائے تیسرے کے جس میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں باقی مدعی نبوت کون کون ہے۔ کیا شیطان مدعی نبوت ہے کیا بنی اسرائیل کے شیر خوار بچے مدعی نبوت تھے کیا خلفائے اربعہ اور سبطین مدعیِ نبوت تھے اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد پنجم ص۳۲۱)

اب مصری صاحب خدا لگتی کہیں کہ اوپر کی بحث میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپکی زندگی میں مدعی نبوت کی حیثیت میں پیش کیا ہے یا نہیں؟ اس جگہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مدعی نبوت سے مراد مدعی محدثیت ہے۔ کیونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو خلفائے اربعہ کا محدث ہونا مسلم تھا اور حضرت عمرؓ کا محدث ہونا تو حدیث نبوی سے ثابت ہے اگر اس جگہ مسیح موعودؑ کی محدثیت ہی زیر بحث ہوتی تو خواجہ غلام الثقلین سے مولوی صاحب موصوف یہ نہ پوچھتے کہ کیا خلفائے اربعہ مدعیِ نبوت تھے؟ اگر نہیں تو ان باتوں کو امر زیر بحث سے کیا تعلق۔

تیسری شہادت

جناب مولوی محمد علی صاحب کی ایک تیسری شہادت یہ ہے کہ آپنے آیت اھدنا الصراط المستقیم اور آیت من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کی تفسیر کے پیشِ نظر فرمایا تھا کہ:۔

"ہمیں بھی اس وسیع دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور اسکی قبولیت بھی یقینی ہے مخالف خواہ کچھ معنی کرے مگر ہم تو اس بات پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے، صدیق، شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیئے مانگنے والا۔"

جناب مولوی محمد علی صاحب کی یہ تینوں شہادتیں الگ پارٹی بننے سے پہلے کی ہیں۔ جب آپ ریویو آف ریلیجنز کے اہم رسالہ کے ایڈیٹر تھے اسلئے یہ شہادتیں نہایت معتبر ہیں مگر افسوس کہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب ۱۹۱۴ء کے اختلاف پر ان معنوں پر جناب مصری صاحب کی طرح قائم نہ رہے مگر ہم لوگ آج تک خدا کے فضل سے ان کے ان معنوں پر قائم ہیں کہ ان آیات کا مفاد یہ ہے کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے اور صدیق، شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی یہ شہادات پیش نہ کرتا اگر جناب مصری صاحب اس بحث میں ان ستر آدمیوں کی گواہی کا ذکر نہ کرتے جو جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کو اپنا امیر تسلیم کرتے ہیں۔

چوتھی شہادت

میں اس سلسلہ میں ایک چوتھی شہادت بھی پیش کر دینا چاہتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ایام کی تو نہیں البتہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے آخری زمانہ کی ہے یعنی ۱۹۱۳ء کی شہادت ہے۔ لاہوری فریق الگ فریق ۱۹۱۴ء میں بنا ہے۔ ۱۹۱۳ء میں جماعت میں یہ چہ میگوئیاں ہونی شروع ہوئیں۔ اخبار پیغام صلح لاہور سے تعلق رکھنے والے حضرت مسیح موعود کے درجہ کو گھٹانا چاہتے ہیں۔ اس وقت اخبار پیغامِ صلح میں یہ اعلان شائع کیا گیا کہ:۔

"معلوم ہوا کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا سے تعلق رکھنے والے یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کے بھیدوں کا جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجبِ سلبِ ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہم اسکے خلیفہ برحق سیدنا و مرشدنا و مولانا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کو بھی سچا پیشوا سمجھتے ہیں اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں وافوّض امری الی اللہ انّ اللہ بصیر بالعباد۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۶ راکتوبر ۱۹۱۳ء)

پس تمام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی اور رسول یقین کرتی تھی۔ اور لاہور والوں کو بھی اس وقت آپ کی نبوت سے انکار کی جرأت نہ تھی۔

یہ چار گواہیاں جو میں نے پیش کی ہیں احمدیوں کے دو فریق بننے سے پہلے کی ہیں پس جو اعتماد ان پر کیا جا سکتا ہے وہ ستر آدمیوں کی اس وقت کی منفی شہادت پر نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ وہ ہمارے مد مقابل ایک پارٹی بن چکے تھے۔

پانچویں شہادت یہ شہادت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کی ہے اور یہ شہادت بھی ایک عالم دین حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل کی ہے۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین کا فارسی میں ترجمہ کر دیا۔ اس فارسی ترجمہ میں مولانا بسمل صاحب نے اپنی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پر فارسی زبان میں چند حواشی بھی کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مضمون کی وضاحت کے لئے درج فرمائے ہیں ان حواشی میں سے ایک حاشیہ کی عبارت درج ذیل ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اس کتاب میں مولانا بسمل صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی کی حیثیت میں پیش کر رہے ہیں اور آپ کو منصب رسالت پانے والا قرار دے رہے ہیں۔ چونکہ یہ کتاب دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف تھی۔ اس لئے یہ حواشی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر سے یقیناً گزرنے کی وجہ سے خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ مولانا بسمل صاحب تذکرۃ الشہادتین فارسی کے صفحہ ۲ پر حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"و آنچہ نا آشنایانِ حقیقت بہ مغزِ سخن نارسیدہ بر لفظ رسول و رسالت و نبی و نبوۃ اعتراض مے کنند کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است و بمضمونِ حدیث لا نبی بعدی احدے بعد از آں حضرت نبی نتواند بود ایشاں معنیِ ختمِ نبوت را اصلاً نفہمیدہ اند چہ بوجودِ ذی جودِ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کمالِ درجۂ نبوت ختم شدہ است نہ نبوت آرے تا روزِ قیامت غیر از امت و امتی بودنِ آنحضرت ہیچ نبی صاحبِ شریعت جدیدہ نخواہد رسید چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ نیز ہمیں اعتقاد داشت کما نقل محمد طاہر فی تکملۃ مجمع بحار الانوار عن عائشہ رضی اللہ عنہا قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ و ھذا لاینافی حدیث لا نبی بعدہٗ لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہٗ و ازیں جہت نیز منافی لا نبی بعدی نیست کہ اگر بعد از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در میان امت سلسلۂ نبوت جاری بماند البتہ دریں صورت امر ختم نبوۃ مشتبہ میگشت و حالا کہ امر ختم نبوت راسخ گردیدہ است رحمتِ الٰہی حسبِ وعدہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم اقتضا فرمود تا بجہت تحقق مثلیت سلسلۂ خلافت موسویہ در آخر سلسلہ خلافت محمدیہ نیز یک نفس زکیہ روحی و قلبی فداہ را از ہمیں امت کہ بروز تام حضرت ختمیت مآب صلی اللہ علیہ وسلم باشد منصب رسالت عطا فرماید تا مہر ختم نبوت ہم شکستہ نماند و شرف ایں امت نیز برقرار بماند و مثلیت سلسلہ موسویہ ہم متحقق گردد و وعدۂ الٰہی نیز بانجام رسد ان اللہ لا یخلف المیعاد"

(تذکرۃ الشہادتین فارسی صفحہ ۲)

ترجمہ: حقیقت سے ناواقف لوگ جو بات کی تہ کو نہ پہنچ کر لفظ رسول اور رسالت اور نبی اور نبوت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور حدیث لا نبی بعدی کے مضمون کے مطابق کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں ہو سکتا۔ ان لوگوں نے ختم نبوت کے معنی بالکل سمجھے ہی نہیں کیونکہ سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود پر نبوت کے درجہ کا کمال ختم ہوا ہے نہ کہ نبوت۔ ہاں قیامت کے دن تک کوئی نبی امت محمدیہ سے باہر اور امتی کے سوا صاحب شریعت جدیدہ نہیں ہوگا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی اعتقاد تھا جیسا کہ محمد طاہر نے تکملہ مجمع بحار الانوار میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ و ھذا لاینافی حدیث لا نبی بعدہٗ لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔ (یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ امر حدیث لا نبی بعدہٗ کے مخالف نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ ناقل) اور اس وجہ سے بھی منافی لا نبی کے نہیں ہے کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے درمیان نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو اس صورت میں امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا اور اب جو امر ختم نبوت راسخ ہو گیا ہے رحمت الٰہی نے اپنے وعدہ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کے مطابق یہ اقتضا فرمایا کہ سلسلہ موسویہ کی خلافت سے مماثلت کے تحقق کے لئے خلافت محمدیہ کے سلسلہ کے آخر میں ایک پاک نفس کو میری روح اور دل اس پر قربان ہو کو اسی امت میں سے جو بروز تام حضرت ختمیت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو منصب رسالت عطا فرمائے تا ختم نبوت کی مہر بھی ٹوٹنے نہ پائے اور اس امت کا شرف بھی برقرار رہے اور (اس سلسلہ کا ناقل) سلسلہ موسویہ سے مثیل ہونا بھی متحقق ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ بھی انجام پا جائے۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔

پھر اس حاشیہ کے آخر میں جا کر لکھتے ہیں:۔

"الغرض عقیدہ ما ایں است کہ سلسلۂ نبوت ختم نشد اما کمالاتِ نبوت بر ذاتِ سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم گشت است و ہیچ اسرائیلی نبی دریں امت نخواہد رسید و آنکہ مبعوث شدنی بود مبعوث گردید علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات۔ خاکسار بسمل احمدی۔"

(تذکرۃ الشہادتین فارسی حاشیہ صفحہ ۲)

ترجمہ:۔ الغرض ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سلسلۂ نبوت ختم نہیں ہوا۔ لیکن کمالاتِ نبوت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر ختم ہو گئے ہیں اور کوئی اسرائیلی نبی اس امت میں نہیں آئے گا اور جس نے مبعوث ہونا تھا وہ مبعوث ہو گیا۔ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات خاکسار بسمل احمدی

یہ شہادت ایسی واضح اور روشن ہے کہ یہ اپنی تشریح آپ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ یہی تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوت ختم ہوئے ہیں نہ کہ نبوت اس وجہ سے نبی ہونے کا شرف صرف آپ کے امتی کو ہی مل سکتا ہے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا جو اسرائیلی نبی تھے آپ کے بعد آنا ختم نبوت کے منافی ہے۔

وقفِ جدید کے اعلانات

۱۔ کتاب مذہب کے نام پر خون کی بعض کاپیوں میں جلد ساز کی غلطی سے چند صفحات کم رہ گئے ہیں اور بعض میں چند صفحات ڈبل لگ گئے ہیں۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ جن جن دوستوں کو ایسی کتابیں ملی ہیں وہ دفتر میں واپس ارسال فرما دیں۔ تاکہ ان کو مکمل کتاب بھجوا دی جائے۔

۲۔ مشاورت پر آنے والے احباب سے گذارش ہے کہ ربوہ پہنچ کر دفتر وقفِ جدید میں تشریف لائیں اور اپنی جماعتوں کے حسابات کو ملاحظہ فرما کر ہمیں اپنے نیک مشورہ سے مستفیض فرما دیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواست دُعا

میرے بھائی منیر احمد صاحب بھٹی افریقی کی بیٹی راشدہ عمر ۱۸ سال ۲۷ فروری صبح چار بجے ربوہ میں وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام بہن بھائیوں سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ میاں صبر کرنے کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ نیز میرے بھائی نصیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی میں اعصابی فالج سے عرصہ چار سال سے اس قدر بیمار ہیں کہ حرکت تک نہیں کر سکتے۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں (بیگم مرزا مبارک احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مال حیدر آباد

وعدہ جات چندہ تعمیر دفتر وقف جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والے خوش نصیب احباب کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے تعمیر دفتر کے لئے وعدے یا نقد ارسال فرمایا ہے۔ جزاء ھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ناظم مال وقف جدید

نام	رقم	نام	رقم
سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا نقد	-/۱۰۰	چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب لاہور نقد	-/۱۰۰
مکرم رشید احمد غلام احمد صاحبان سیالکوٹ نقد	-/۱۰۰۰	" غلام اللہ صاحب منجانب میسرز ثناء اللہ نواز لمیٹڈ نقد	-/۱۰۰
احباب جماعت مغلپورہ گنج لاہور	-/۱۴۰	میاں ضیاء اللہ " لاہور "	-/۱۰۰
میاں برکت علی صاحب سوداگر چرم وزیرآباد	-/۱۰۰	" مبارک علی " ٹمبر مرچنٹ "	-/۱۰۰
ملک منظور احمد "	-/۱۰۰	چک ۲ ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا	-/۶۳
ماسٹر عنایت اللہ "	-/۲۵	جناب ثاقب زیروی صاحب لاہور نقد	-/۲۰
ڈاکٹر عبدالرحمٰن "	-/۲۵	" مسعود احمد صاحب خورشید کراچی "	-/۲۰۰
فضل الرحمٰن " انسپکٹر تحریک جدید	-/۱۰۰	میاں محمد یحییٰ " نیلا گنبد لاہور	-/۵۰
محترم مولوی محمد الدین " ناظر تعلیم ربوہ	-/۱۰۰	شیخ ریاض محمود " سلطان پورہ "	-/۱۰۰
میرزا عبدالرؤف " کیمبل پور	-/۲۳	ملک عبدالوحید " ایڈووکیٹ "	-/۲۵
میجر حمید احمد " کلیم ۲۰ بلوچ آزاد کشمیر	-/۳۰	میاں مبارک احمد " نیلا گنبد "	-/۲۵
احباب جماعت لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور	-/۱۴۴	ملک عبداللطیف " ستکوہی "	-/۲۰۰
میجر منظور الحسن صاحب سرائے عالمگیر	-/۱۰۰	ملک عبدالمجید " " "	-/۱۰۰
عبدالواحد صاحب بیوٹی فروش لاہور	-/۵۰	ڈاکٹر میر مشتاق احمد " راجگڑھ "	-/۵۰
عبدالرشید " دہلی دروازہ "	-/۵۰	مولوی محمد شریف " ٹھیکیدار مصری شاہ "	-/۱۰۰
ثناء اللہ " "	-/۵۰	غلام حسین " شیر فروش دہلی دروازہ "	-/۳۰
احباب جماعت جوہرآباد	-/۳۳	شیخ نور احمد " ایڈووکیٹ "	-/۱۰۰
مکرم محمد الدین صاحب اورسیئر گنج لاہور	-/۱۰۰	میاں اکبر علی " پرانی انارکلی "	-/۱۰۰
چوہدری بشیر احمد " کاہون " نقد	-/۵۰۰	ڈاکٹر مسیح اللہ خان " شفا میڈیکو "	-/۵۰
" عبدالعزیز " بھٹی " "	-/۱۰۰		

دعائے مغفرت

(۱) مائی بھولی صاحبہ بیوہ مکرم میاں نورالدین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۳/۳/۶۳ء صبح ۸ بجے بعمر ۹۰ سال وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ ۳/۳/۶۳ء کو ہی بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز عشاء مسجد مبارک کے احاطہ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور جنازہ کو کندھا دیا۔ دیگر احباب کے علاوہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ سید میر داؤد احمد صاحب بہشتی مقبرہ تک جنازے کے ساتھ تشریف لے گئے اور ۹ بجے شب نعش مقبرہ بہشتی میں دفن کر دی گئی۔ جس کے بعد صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نہایت مخلص اور نیک سیرت اور خدا ترس خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے ایک مخلص خاندان اپنے بچوں اور نواسے نواسیوں پر مشتمل بطور یادگار چھوڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(محمد اشرف انسپکٹر بیت المال)

(۲) "ہمارے محلہ کے ایک نہایت مخلص دوست مکرم ڈاکٹر سید محمد عالی صاحب کی اہلیہ ۹ اور ۱۰ مارچ کی درمیانی رات اچانک دل کی بیماری کا شدید دورہ پڑنے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ پر اپنی غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

(فضل الٰہی انور۔ قائمقام صدر دارالبرکات ربوہ)

(۳) میری ہمشیرہ محمودہ شوکت ۳/۹/۶۳ء کو قضاء الٰہی سے فوت ہو گئیں ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحومہ کی خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین۔

(مقصود احمد ولد ماسٹر منظور احمد صاحب مستری باغبانپورہ لاہور)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے نواسہ عزیزم ارشد محمود کو جس کی ٹانگ اور بازو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ اب بفضلہ تعالیٰ کچھ طاقت آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل صحت اور شفایابی کیلئے دعاؤں کی عاجزانہ التماس ہے۔ (محمد شفیع احمدی ہیڈ کلرک ایچی سن کالج دی مال لاہور)

(۲) محترمہ حبیبہ بیگم اہلیہ مکرم چوہدری منظور حسین صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کو ٹائیفائیڈ ہو گیا ہے۔ ان کی صحت کامل و عاجل کے لئے احباب دعا فرماویں۔

خاکسار

انور شاہدہ سیکرٹری لجنہ منٹگمری

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۶۱۔ مکرم جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب تسلیم الاسلام کالج ربوہ منجانب والد راجہ ... مرحوم	۵ — ۰۰
۶۲۔ محترمہ والدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں غلام احمد صاحب لائلپور شہر	۵ — ۰۰
۶۳۔ مکرم سردار خان صاحب ولد خوشی محمد صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات	۱۵ — ۰۰
۶۴۔ مکرم عنایت اللہ صاحب ولد رحمت خاں صاحب " "	۱۵ — ۰۰
۶۵۔ مکرم جلال الدین صاحب	۱۱ — ۰۰
۶۶۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ شیخ حامد علی صاحب ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ	۱۰ — ۰۰
۶۷۔ مکرم احباب جماعت احمدیہ تربیلا ڈیم ضلع ہزارہ بذریعہ مکرم محمد وسیع الدین صاحب	۵ — ۰۰
۶۸۔ مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی اسماعیل آباد ضلع ملتان	۵ — ۰۰
۶۹۔ مکرم ماسٹر عبدالسلام صاحب دانہ ضلع ہزارہ (زیور)	۲۰ — ۰۰
۷۰۔ " بشیر الدین احمد ابن ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی راولپنڈی (زیور)	۲۰ — ۰۰
۷۱۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولپور بذریعہ مکرم غلام قاسم صاحب	۲۱ — —
۷۲۔ " " " سرائے عالمگیر بذریعہ مکرم بشیر احمد صاحب	۲۰ — ۰۰
۷۳۔ مکرم سید کلیم احمد صاحب چک ۶/۱۱-۱۱ ضلع منٹگمری	۵ — ۰۰
۷۴۔ احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین بذریعہ چوہدری نذیر احمد صاحب	۲۱ — —
۷۵۔ محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ بنت خواجہ محمد حسین صاحب احمد نگر ربوہ	۵ — ۰۰
۷۶۔ مکرم رانا نذیر احمد صاحب بستی جال والہ ضلع ملتان	۵ — ۰۰
۷۷۔ مکرم جمعدار عبدالغنی صاحب چک ۳۷ ضلع سرگودھا	۱۰ — ۰۰
۷۸۔ احباب جماعت احمدیہ محلہ دارالبرکات ربوہ بذریعہ مکرم ڈاکٹر شیر محمد عالی صاحب	۷ — ۵۰
۷۹۔ مکرم محمد اکرم صاحب خورشید جوہرآباد ضلع سرگودھا	۱۹ — ۰۰
۸۰۔ " چوہدری مظفر احمد صاحب اوورسیئر لڈن ضلع ملتان (زیور)	۲۰ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

داخلہ کیڈٹ کالج پشاور

ریذیڈنشل کالج۔ سات سالہ کورس میٹرک تک۔ مزید دو سالہ کورس ہائر سکنڈری سکول سرٹیفکیٹ (انٹرمیڈیٹ سائنس انجنیئرنگ)

فیس ہشتم تا دہم -/۱۲۰ ماہوار۔ اوپر کی کلاسوں میں -/۱۲۵ ماہوار پارچات۔ جیب خرچ اور سفر خرچ علاوہ۔ وظیفہ بنابر قابلیت و آمد والدین۔

شرائط: عمر برائے داخلہ ہشتم ۱۲ تا ۱۴۔ تحریری امتحان انگلش۔ ریاضی۔ اردو۔ ٹسٹ ذہانت۔ انٹرویو۔ میڈیکل بورڈ

آخری تاریخ برائے درخواست ۳۱/۳/۶۳ء۔ تحریری امتحان ۱۴/۴/۶۳ء کراچی۔ حیدرآباد۔ لاہور سکھر۔ انٹرویو کراچی۔ حیدرآباد۔ لاہور۔

پراسپکٹس و فارم درخواست ایک روپے کا پوسٹل آرڈر بھیجکر پرنسپل کیڈٹ کالج پشاور (براستہ کوہاٹ) سے طلب کریں۔ پ۔ ٹ ۱۸/۳/۶۳

(ناظر تعلیم)

رسالہ الفرقان کے وی پی

ماہ مارچ کا الفرقان خریدار اور ایجنٹ حضرات کو مقررہ تاریخ یعنی دس مارچ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ جن دوستوں کا چندہ ختم ہے اور انہیں پہلے اطلاع دی جا چکی ہے ان کے نام وی پی کر دئے گئے ہیں۔ وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ رسالہ میں نہایت قیمتی مضامین ہیں۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ولادت

میرے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۱۲ فروری سنہ ۶۳ء کو اپنے فضل سے لڑکا عنایت فرمایا ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے محمد سلیمان نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے لڑکے کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد دلاور کلرک ڈی ایف او میانوالی

ابن ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● لاہور ۱۴ مارچ۔ وزیر مال خان پیر محمد خان نے بدھ کے روز صوبائی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں حاجی عبدالحمید جتوئی کے ایک سوال کے جواب میں انکشاف کیا کہ سابق سندھ میں بیراجوں کی اراضی میں سول اور فوجی افسروں کو بیس ہزار ایکڑ سے زائد اراضی دی گئی ہے۔ حاجی عبدالحمید جتوئی نے ان سول اور فوجی افسروں کے نام دریافت کئے تھے جنہیں وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے بعد اور بالخصوص مارشل لاء کے دوران بیراجوں کے علاقے میں اراضی الاٹ کی گئی۔ وزیر نے ان افسروں کی ایک طویل فہرست ایوان کے سامنے پیش کی۔ جس کے مطابق اس علاقہ میں ۳۴۲ سول اور فوجی افسروں اور ان کے بیوی بچوں کے نام پر اراضی دی گئی۔

● لاہور ۱۴ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے صوبہ میں مشینی کاشت کے لئے امداد باہمی کے نظام کی ترویج پر زور دیا ہے۔ گورنر نے کل ماڈل ٹاؤن کے کوآپریٹو ڈیری فارم میں جاپان کے زرعی آلات کے استعمال کی نمائش کا معائنہ کیا۔ گورنر نے کہا کہ ان جدید زرعی آلات کے استعمال کے لئے امداد باہمی کا نظام ضروری ہے۔ اس سے چھوٹی چھوٹی زمینوں کے مالک کسان بھی جدید طریق زراعت کو اختیار کر سکیں۔

● نیویارک ۱۴ مارچ۔ امریکہ کے ایک سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ کیوبا کے تقریباً تین لاکھ باشندوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ امریکہ میں منتقل ہونا چاہتے ہیں۔ ان افراد کے نام حکومت امریکہ نے درج کر لئے ہیں۔ وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے گذشتہ شب ایک انٹرویو میں بتایا کہ کیوبا میں کاسترو حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد سے اب تک ڈھائی لاکھ باشندے کیوبا کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور کئی لاکھ افراد ابھی ایسے ہیں جو کیوبا سے امریکہ منتقل ہو جانا چاہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ جنوری ۱۹۶۱ء سے کیوبا کے پانچ لاکھ عوام کی جانب سے امریکہ منتقل ہونے کی درخواستیں موصول ہو چکی ہیں۔ چار لاکھ کو اجازت دی جا چکی ہے جن میں سے ایک لاکھ امریکہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ باقی تین لاکھ افراد اس انتظار میں ہیں کہ وہ کس دن امریکہ پہنچیں گے۔

● برلین ۱۴ مارچ۔ مشرقی جرمنی کی پولیس نے مغربی برلن کی سرحد پر ایک خفیہ سرنگ کا سراغ لگایا ہے مغربی جرمنی سے بہت سے لوگ مغربی برلن فرار ہونے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

● ماسکو ۱۴ مارچ۔ روس کے وزیر زراعت اوان ولچنکو نے کہا ہے کہ روس میں زراعت کی ترقی کے بڑے روشن امکانات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس کے پاس زراعت کی ترقی کے تمام وسائل موجود ہیں۔ اوان ولچنکو چار روز قبل وزیر زراعت مقرر ہوئے ہیں۔

● لندن ۱۴ مارچ۔ ایک برطانوی فوجی ماہر نے کل یہاں واضح طور پر کہا ہے۔ کہ پختونستان کا ڈھونگ اب ختم ہو چکا ہے۔ اور افغان پٹھانوں کو پاکستان کی اقتصادی ترقی سے دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ بریگیڈیئر ڈبلیو ای کے تھامپسن نے جو برطانوی حکومت کے زمانے میں شمال مغربی سرحدی علاقہ میں رہ چکے ہیں۔ ڈیلی ٹیلیگراف میں اپنے حالیہ دورہ سرحد کے بعد ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ افغانستان کو پختونستان کی مہم میں بھارت اور روس کی حمایت حاصل تھی۔ لیکن اب یہ ڈھونگ ختم ہو چکا ہے۔

● برلن ۱۴ مارچ۔ آچن میں عنقریب ایک مسجد تعمیر کی جائے گی جس پر ۱۵ لاکھ مارک خرچ ہوں گے۔ یہ مسجد آچن کے مسلم طلباء کی انجمن تعمیر کرائے گی۔ اس کی تعمیر کے لئے فنی یونیورسٹی نے ایک لاکھ ۸۰ ہزار مارک دئے ہیں۔ باقی رقم کچھ مسلم ممالک نے بطور عطیہ دی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد مغربی جرمنی میں یہ پانچویں مسجد تعمیر کی جا رہی ہے۔

● کھٹمنڈو ۱۴ مارچ۔ پاکستان اور نیپال دونوں اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں کہ دونوں ملک ٹیلی کمیونیکیشن کے فروغ کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں کل یہاں پاکستان کے ٹیلی کمیونیکیشن وفد نے جس کی قیادت ٹیلی فون ٹیلی کمیونیکیشن کے چیف انجینئر مسٹر محمد حسین کر رہے تھے۔ نیپالی ٹیلی کمیونیکیشن حکام سے اپنی بات چیت مکمل کر لی ہے۔ مسٹر حسین نے ڈھاکہ روانہ ہوتے ہوئے بتایا کہ وہ اس بات چیت سے پوری طرح مطمئن ہیں۔

● واشنگٹن ۱۴ مارچ۔ ایوان نمائندگان نے بھاری اکثریت سے سر ونسٹن چرچل کو امریکہ کا اعزازی شہری بنانا منظور کر لیا ہے۔ بل کے حق میں ۳۷۸ ووٹ ڈالے گئے اور اس کے خلاف اکیس ووٹ موصول ہوئے۔ اس بل کے ذریعہ کانگریس صدر امریکہ کو یہ اختیار دے گی کہ وہ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم کو اعزازی شہری قرار دے دیں۔ اب یہ بل سینیٹ میں ہو گا۔ ایوان نمائندگان میں بل کی مخالفت کرنے والے ارکان نے سر ونسٹن کی عظیم ادبی سیاسی اور جنگی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ مگر انہوں نے کہا کہ شہریت کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو کسی کو تحفے کے طور پر دی جائے۔

● واشنگٹن ۱۴ مارچ۔ امریکہ اس ہفتہ اپنی بحری طاقت میں ایک اور پولرس آبدوز کا اضافہ کرے گا۔ محکمہ دفاع نے منگل کے دن اعلان کیا ہے کہ یہ آبدوز "جیمز میڈیسن" ۱۵ مارچ کو نیوپورٹ نیوز (ورجینیا) کے شپ یارڈ میں پانی میں اتاری جائے گی۔ ۴۲۵ فٹ لمبی آبدوز ۲ ہزار ۵۰۰ میل دور تک مار کرنے کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس ۷ ہزار ۲۵۰ ٹن وزنی آبدوز کے بعد پولرش بردار آبدوزوں کی تعداد ۹ تک پہنچ جائے گی۔ جو پانی میں تو اتار دی گئی ہیں۔ لیکن ابھی وہ چالو نہیں ہوئی ہیں۔ بحریہ کے پاس ایسی دس آبدوزیں ہیں۔ جو کام کر رہی ہیں۔ اور مزید ۱۴ زیر تعمیر ہیں یا ان کی تعمیر کی اجازت دے دی گئی ہے۔

● پشاور ۱۴ مارچ۔ ریڈیو کابل نے روس اور افغانستان کے حالیہ تجارتی سمجھوتے کی تفصیلات کا اعلان کر دیا ہے واس سمجھوتے پر افغان تجارتی وفد کے لیڈر جناب غلام محمد شیرزاد اور روسی وزیر خارجہ نے ماسکو میں دستخط کئے تھے۔ سمجھوتے کے مطابق افغانستان روس کو کپاس، تازہ اور خشک پھل، قراقلی، کھالیں، جڑی بوٹیاں اور تیل نکالنے والے بیج برآمد کرے گا۔ اُدھر روس، افغانستان کو کپڑے، گھڑیاں، سائنسی تجربہ گاہوں کا سامان اور ہلکی و بھاری مشینیں دے گا۔

● کراچی ۱۴ مارچ۔ برما کی انقلابی کونسل کے چیئرمین جنرل نی ون نے اپنا دورہ پاکستان ایک غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ وہ ۲۶ مارچ کو پاکستان آنے والے تھے۔

● واشنگٹن ۱۴ مارچ۔ امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک نے متنبہ کیا ہے۔ کہ اگر روس نے کیوبا کو خطرناک ہتھیار فراہم کئے تو امریکہ دوبارہ ناکہ بندی کر دے گا۔ امریکہ اور ہمسایہ ممالک کی فوجیں روس کی موجودہ فوج کو کیوبا سے نکال باہر کرنے کو تیار کھڑی ہیں۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ کیوبا کو کسی قسم کے بیرونی اثر اور دباؤ سے بالکل آزاد کر دیا جائے۔ ڈین رسک یہاں نیشنل ایڈورٹائزنگ کونسل سے خطاب کر رہے تھے جس کے دوران انہوں نے توقع ظاہر کی کہ روس جلد ہی کیوبا سے اپنی باقی ماندہ فوج نکال لے گا۔ اور مکمل اخراج کے لئے آخری تاریخ بھی مقرر کر دے گا۔

● لاہور ۱۴ مارچ۔ صوبائی پبلک سروس کمیشن نے پراونشل سول سروس کے امتحان میں حصہ لینے والے امیدواروں کی قابلیت اور صلاحیتوں کے بارے میں جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس سے مستقبل کی سرکاری مشینری کی بڑی مایوس کن تصویر سامنے آتی ہے۔ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق جس کا خلاصہ پارلیمانی سیکرٹری چوہدری سلطان محمود نے کل صوبائی اسمبلی میں پیش کیا۔ پراونشل سول سروس کے امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواروں کا معیار قابلیت بالخصوص انگریزی کے پرچوں میں انتہائی پست اور انداز بیان مایوس کن تھا۔ گرامر اور املاء کی غلطیاں بکثرت پائی گئیں۔ اور تنقید اور تجزیہ کی صلاحیت بھی مفقود تھی۔

● ڈھاکہ ۱۴ مارچ۔ قومی اسمبلی نے کل دستور کے ترمیمی بل پر بحث پیر تک کے لئے ملتوی کر دی۔ یہ بل دستور میں ترمیم کے بنیادی حقوق کو عدالتی چارہ جوئی کے دائرے میں لانے اور پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ وزیر قانون جناب خورشید احمد کی خواہش تھی کہ اس بل پر آج ہی بحث شروع کی جائے۔ لیکن حزب اختلاف کے اصرار پر اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ حزب اختلاف کے رہنماؤں جناب سردار بہادر خان، مولوی فضل الٰہی نے اپنی تقریروں میں بل کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس بل کی منظوری میں جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔ پہلے اسے سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس کے بعد اس پر عام بحث ہو۔ سردار بہادر خان اور جناب ابوالقاسم نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ بل کو عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔ وزیر قانون جناب خورشید احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ اس بل کی منظوری میں عجلت سے کام لیا جائے آپ نے کہا کہ اگر حزب اختلاف بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے پر مصر ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ آپ نے کہا کہ میں خود اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ بل انتہائی اہم نوعیت کا ہے۔ اور اسی وجہ سے میری کوشش یہ ہے کہ بحث سے قبل ہی حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان اس کے بنیادی اصولوں پر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تاکہ بحث بلاوجہ طول نہ پکڑے۔ آپ نے کہا کہ میں نے اس سوال پر آج حزب اختلاف کے قائدوں سے بات چیت بھی کی ہے۔ آئینی ترمیمی بل میں حزب اختلاف کی طرف سے اب تک ۸۰ ترامیم کے نوٹس دئے گئے ہیں۔

● کومیلا ۱۴ مارچ۔ گورنر مشرقی پاکستان عبدالمنعم خان نے طلباء کو اپنی تعلیم کی طرف ہمہ تن توجہ دینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے بتایا کہ صوبہ کو اپنی معاشی ترقی کے لئے ابھی فنی ماہرین کی ایک بڑی تعداد درکار ہے۔ کل دوپہر گورنر عبدالمنعم خان نے کسانوں کے جلسہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے طلباء کے سرپرستوں سے درخواست کی کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے فوائد سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے۔ گورنر مشرقی پاکستان نے بتایا کہ گذشتہ تعلیمی سال میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے طلباء نے ۱۱۰ دن کی بجائے صرف چالیس دن پڑھائی میں حصہ لیا اور پولیٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے طلباء تو سرے سے ہی کلاس میں شریک نہیں ہوئے اور اپنے دو امتحانوں میں بھی شرکت نہیں کی۔

● لاہور ۱۳ مارچ۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں وزیر مواصلات و تعمیرات جناب وڈیرہ محمد اکھو نے بتایا کہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی از سر نو تشکیل کی جائے گی۔ انہوں نے مسٹر محمد حنیف صدیقی کے دریافت کرنے پر مزید بتایا کہ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کی نئے سرے سے تشکیل کی تجویز زیر غور ہے۔ اور مناسب وقت آنے پر اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ سردار خالد عمر کے استفسار پر وزیر مواصلات نے کہا کہ صوبائی ٹرانسپورٹ سروس پر ہر سال چار کروڑ روپے کے لگ بھگ رقم خرچ کی جاتی ہے۔ جبکہ منافع تقریباً ۷۰ لاکھ روپے حاصل ہوتا ہے۔

● لندن ۱۴ مارچ۔ برطانیہ عنقریب ایک مصنوعی سیارہ چھوڑنے والا ہے جس کے ذریعہ بی بی سی کی نشریات ساری دنیا میں صاف طور پر سنائی دی جا سکیں گی۔ خیال ہے کہ برطانوی حکومت دو ایک روز میں دارالعوام میں ایک مصنوعی سیارے کے منصوبے کا اعلان کر دے گی۔

کلکتہ کانفرنس بھی ناکام ہوگئی۔ آئندہ بات چیت ۲۱ اپریل کو کراچی میں ہوگی

بھارتی نمائندے وادی کشمیر کے متعلق گفتگو کے لئے آمادہ نہیں ہ پاکستان نے جموں سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا

کلکتہ ۱۵ مارچ۔ مسئلہ کشمیر پر کلکتہ کانفرنس بھی ناکام ہوگئی اور اب بات چیت کا پانچواں دور اکیس اپریل کو کراچی میں شروع ہوگا۔ دونوں ملکوں کے وفود میں کل بھی بات چیت ہوئی لیکن اختلافات میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ پاکستانی وفد کے قائد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور وفد کے دیگر ارکان آج صبح ڈھاکہ واپس روانہ ہو جائیں گے۔ آج ایک مشترکہ اعلان بھی جاری کیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے کلکتہ کانفرنس میں کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ کی کوئی تجویز پیش نہیں کی اور وہ موجودہ خط متارکہ جنگ میں معمولی تبدیلیوں کی بنیاد پر تصفیہ کا خواہاں رہا ہے۔ کلکتہ میں مذاکرات کے دوران کشمیر میں استصواب رائے شماری کا ذکر تک نہیں آیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھٹو اور سردار سورن سنگھ کی ملاقاتوں میں نصف سے زیادہ وقت تک پاکستان اور چین کا سرحدی معاہدہ زیر بحث رہا۔ پاکستانی وفد کے لیڈر نے اس معاہدے کے بارے میں بڑا مضبوط موقف اختیار کیا تھا۔ چنانچہ سردار سورن سنگھ نے کل کی ملاقات میں اس معاہدے کا ذکر نہیں چھیڑا تاہم جب کشمیر کے مسئلہ پر گفتگو شروع ہوئی تو سردار سورن سنگھ نے پھر یہی کہا کہ خط متارکہ جنگ کی بنیاد پر کشمیر میں معمولی ردوبدل کر لیا جائے اس تجویز کو مسٹر بھٹو نے مسترد کر دیا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اصرار کیا کہ وادی کشمیر کے متعلق گفتگو کی جائے اور مسئلہ کشمیر کے جغرافیائی و اقتصادی پہلوؤں پر بحث کی جائے لیکن بھارتی وفد نے وادی کشمیر کا نام لینے سے گریز کیا اور وہ وادی کے متعلق گفتگو پر آمادہ نہ ہوا۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کلکتہ کی بات چیت میں استصواب کشمیر کا کوئی ذکر نہ آیا یہ بھی معلوم ہوا ہے پاکستانی وفد نے صاف لفظوں میں کہا کہ تقسیم کشمیر کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ پاکستان جموں سے دستبردار ہو جائے۔ کلکتہ کانفرنس کے دوران امریکی سفیر اور برطانوی ہائی کمشنر بھی بڑے سرگرم عمل رہے چنانچہ یقین کیا جاتا ہے کہ انہیں کی کوششوں سے کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس بات چیت کا پانچواں دور ۲۱ اپریل کو کراچی میں شروع ہوگا۔

ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب وفات پاگئے

لاہور ۱۵ مارچ۔ صدر شعبہ معارف اسلامیہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کل چھ بجے شام اچھرہ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دئے گئے۔ ڈاکٹر صاحب گذشتہ سے پیوستہ رات بارہ بجے حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے تھے علمی اور ادبی حلقوں نے ڈاکٹر صاحب کی رحلت کو ملک و ملت کا ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ جنازہ میں اساتذہ، اہل علم اور اعلیٰ سرکاری افسروں کی معقول تعداد تھی ڈاکٹر مولوی محمد شفیع نے اسی برس کی عمر میں انتقال کیا آپ قصور میں پیدا ہوئے تھے۔ ایف سی کالج لاہور سے ایم اے کیا دس برس تک سررشتہ تعلیم میں ملازمت کی، کیمبرج تین برس رہے وہاں سے عربی کی ڈگری لی تھی۔ اور لیکچرار بھی رہے اور اورنٹیل کالج لاہور کے پرنسپل کے منصب پر چھ برس فائز رہے ۱۹۵۰ء میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی ترتیب اور تدوین کے فرائض سنبھالے اور تادم زیست انہیں انجام دیا، یہ عظیم منصوبہ ڈاکٹر صاحب کی رحلت سے ادھورا رہ گیا۔

پاکستان فلسفہ کانگریس کا اجلاس

لاہور ۱۵ مارچ۔ پاکستان فلسفہ کانگریس کا آئندہ اجلاس ۱۲ سے ۱۵ اپریل تک پشاور یونیورسٹی میں منعقد ہوگا اس کانگریس کا افتتاح صوبائی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم کریں گی۔ اور ڈھاکہ یونیورسٹی کے شعبہ فلسفہ کے صدر جی سی دیو خطبہ صدارت پڑھیں گے۔ اس موقعہ پر دو سمپوزیم بھی ہوں گے۔ اس کانگریس میں پاکستانی مفکروں کے علاوہ مغربی جرمنی بھارت برطانیہ اور ایران کی یونیورسٹیوں کے فلسفہ کے اساتذہ بھی شریک ہوں گے۔

صدر رادھا کرشنن ایران جائیں گے

نئی دہلی۔ ۱۵ مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ بھارتی صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن شاہ ایران کی دعوت میں ۱۷ مئی سے ۱۲ مئی ۱۹۶۶ء تک ایران کا سرکاری دورہ کریں گے۔

تقریب شادی

مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ ڈسٹرکٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کے بھتیجے چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ کی تقریب شادی مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۶ء بروز اتوار عمل میں آئی چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ کے فرزند اور محترم چوہدری ... صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف چک ۳۰/۱۱-۱ ضلع منٹگمری کے پوتے ہیں۔ ان کی شادی عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری مبارک احمد خان صاحب سکنہ چکوال کے ساتھ ہوئی ہے۔ مورخہ ۱۰ مارچ کو برات ربوہ سے چک ... ضلع سرگودھا گئی۔ برات وہاں پہنچنے کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نکاح پڑھا۔ ازاں بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور اسی روز برات ربوہ واپس پہنچ گئی۔

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء بروز جمعہ دعوت ولیمہ ہوئی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے افسران صیغہ جات اور دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب نیز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر مکرم مولانا شمس صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی اور دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

شام کی قومی انقلابی کونسل میں زبردست اختلافات پیدا ہو گئے

بعث پارٹی اور صدر ناصر کے حامیوں میں حصول اقتدار کی کشمکش فوج کا کمانڈر برطرف کر دیا گیا

بیروت ۱۵ مارچ۔ نئی شامی حکومت نے ان پانچ سابق وزرائے اعظم کو جو شام کی مصر سے یونین ختم ہونے کے بعد مصر چلے گئے تھے۔ واپس ملک آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ شام کی انقلابی کونسل میں بعث پارٹی کے ارکان اور صدر ناصر کے حامیوں میں اختلافات سنگین صورت اختیار کر گئے ہیں اور شامی فوجوں کے کمانڈر کو جو مصر سے الحاق کے حامی ہیں برطرف کر دیا گیا ہے۔ دو فوجی افسروں نے کابینہ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

شام کی انقلابی کونسل میں، جسے عراقی انقلابی کونسل کی طرح مقننہ اور انتظامیہ دونوں کے اختیارات حاصل ہیں۔ اختلافات اب زیادہ سے زیادہ منظر عام پر آتے جا رہے ہیں۔ بعث پارٹی کے ارکان اور صدر ناصر کے حامی عناصر کے مقاصد ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ صدر ناصر کے حامی چاہتے ہیں کہ مصر اور شام کی فوری طور پر یونین قائم ہو جائے لیکن دوسری جانب بعث پارٹی اگرچہ صدر ناصر کو دنیائے عرب میں کچھ حد تک ترجیحی پوزیشن دینے کے لئے تیار ہے لیکن وہ مصری قیادت اور ایک سیاسی پارٹی دنیائے عرب کے وفاق کی حامی ہے لیکن وہ تمام آزاد عرب ملکوں کا یہ حق بھی تسلیم کرتی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق عرب اتحاد کے حصول کی راہ پر چلیں اور اپنے داخلی مسائل خود حل کریں۔ نئی شامی حکومت میں جسے محض انتظامی اختیارات حاصل ہیں۔ بعث پارٹی کے ارکان کی کثرت ہے نئی حکومت میں وزراء کی تعداد بیس ہے جن میں سے تیرہ بعث پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ قومی انقلابی کونسل میں بعث پارٹی کے ارکان اور صدر ناصر کے حامیوں کی نسبت کیا ہے۔

"چین کسی وقت بھی بھارت پر حملہ کر دیگا" (نہرو)

بھوپال ۱۵ مارچ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا "ممکن ہے چین کسی وقت بھی بھارت پر حملہ کر دے" آپ نے کہا "چین نے ہمیں جو چیلنج دیا ہے اس کو قبول کرنا اور ہر حال میں اپنی جدوجہد میں کامیاب ہونا ہے" پنڈت نہرو نے کہا "چینی چیلنج کا کامیابی سے مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے وسائل میں اضافہ کریں اور انہیں بروئے کار لائیں۔

ڈاکٹر ملک صدارتی کابینہ میں شامل کئے جائینگے

تیج گاؤں ۱۵ مارچ، سابق مرکزی وزیر محنت اور چین میں پاکستان کے سابق سفیر ڈاکٹر اے ایم مالک کو صدارتی کابینہ میں شامل کیا جا رہا ہے انہیں صدر ایوب نے ڈھاکہ طلب کر لیا ہے۔ خیال ہے کابینہ میں ڈاکٹر مالک کی شمولیت کے بعد کنونشن مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی قیادت کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر عبد المطلب مالک محمد علی بوگرہ کے قریبی ساتھی تھے وہ اعلیٰ پارلیمنٹیرین اور ڈپلومیٹ ہیں اور اب منیلا میں پاکستان کے سفیر ہیں ان دنوں وہ تیج گاؤں آئے ہوئے ہیں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ کھیلیں

(بقیہ صفحہ اوّل)

نے سالانہ کھیلوں کی رپورٹ پیش کی مکرم انور صاحب کی خاص محنت اور تگ و دو کی وجہ سے سالانہ کھیلوں کا سارا پروگرام از ابتداء تا انتہاء بڑے سلیقہ اور دلچسپی کا موجب رہا۔ رپورٹ کے بعد انہوں نے طلبہ میں سے اوّل اور دوم آنیوالے انعامات کے مستحق کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کیا اور امتیاز حاصل کرنے والے طلباء کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

سال کے بہترین اتھلیٹ سراج الحق بی اے ڈگری کلاس، رہے اور بحیثیت مجموعی بہترین کلاس بی اے سال دوم رہی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں سورۂ محمد کی آیت کریمہ انما الحیوٰة الدنیا لعب ولھو وان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ لعب کے معنی کھیل، اور ورزش کے ہیں اور لہو کھیل کے بعد وہ سکون یا آرام ہے جو دماغ اور جسم کو کامل سکون دینے کے وقت محسوس ہوتا ہے۔ اگر ورزش کے بعد اس سکون کے وقت کو تقویٰ میں گزارو اور عیاشی اور مضر صحت سامانوں کے ساتھ (مثلاً سگریٹ نوشی وغیرہ) تو اللہ تعالیٰ تمہارے اجر تمہیں دے گا یعنی ہر ایک کو اس کے حق کے مطابق اجر مل جائے گا۔ اس میں اوّل اور دوم درجوں کی شرط نہیں بلکہ جب کبھی بھی کھیل اور اس کے بعد ... کا وقت تقویٰ سے گذارا ہے وہ بقدر ظرف اس کا انعام حاصل کریگا اس کے بعد دعا پر یہ پُر مسرت تقریب باہمی میل جول کی فضا میں اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲